مؤمن نہ ہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

جماعت اہل حدیث کے بڑے شعراء میں سے مولانا سید ابوالخیر برق لکھنوی، مولانا یوسف شمس، مولانا عاجز اور راسخ عرفانی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مولانا علیم ناصریؒ موجودہ دور میں مذکورہ اربابِ کمال کی بہترین یادگار تھے۔ موصوف ایک ماہرِ فن ادیب اور عظیم شاعر تھے۔ عالمِ اسلام کے ممتاز سکالر سید ابوالحسن علی ندویؒ نے آپ کے کمالِ فن کا اعتراف کیا، ان کا مقدمہ شاہنامہ بالاکوٹ کی زینت ہے۔ ہزاروں صفحات پر پھیلے ہوئے شہدائے بالاکوٹ کے زریں کارناموں کو نظم کا جامہ پہنانا آپ کی قادر الکلامی اور کمالِ فن کا ثبوت ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی صاحب کے بقول شاہنامہ بالاکوٹ لکھ کر انہوں نے اپنی قادر الکلامی کا سکہ جمایا۔ حفیظ کے لب ولہجہ اور اس کی بحر میں یہ طویل نظم شہدائے بالاکوٹ کے کارناموں کا ایک تاریخی جائزہ ہی نہیں، فن شاعری کے اعتبار سے بھی ایک اہم کتاب ہے۔ مولانا علیم ناصریؒ کی حمد ونعت پر مشتمل کتاب ''طلع البدر علینا'' پر آپ کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی مدحت سرائی کرتے ہوئے غلو سے دامن بچایا ہے۔ محبت نبوی سے سرشار ہونے کی وجہ سے توحید کے تقاضے کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے جہاں قارئین کے دلوں میں باری تعالیٰ کی عظمت وکبریائی نشو ونما پاتی ہے، وہاں محبت مصطفیٰ ﷺ کی لازوال موتیوں سے ان کا دامنِ مراد مالا مال ہو جاتا ہے۔ ایک حمد میں فرماتے ہیں'' آئینہ نیت کی جلا تیرے لئے ہے'' اس پر شاعر نعیم صدیقی صاحب فرماتے ہیں: میرے بس میں ہوتا تو شعر کی دنیا میں اس زریں نکتے کو سجا کے لانے کی بنا پر ''محسنِ پاکستان'' ہونے کا اعزاز آپ کو پیش کرتا۔ (طلع البدر علینا: ۱۷)

مولانا نے اپنے اشعار میں نہایت شستہ زبان استعمال کی ہے، جن میں تشبیہات واستعارات بھی پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔ دو شعر ملاحظہ ہوں:

رات مہتاب نے بادل کا جگر چاک کیا
موکبِ ہجرتِ سلطانِ زماں ﷺ یاد آیا
نورِ حق سے ہوئیں یثرب کی فضائیں روشن
" طلع البدر علینا " کا سماں یاد آیا

''سلطان مدینہ ﷺ کی کیونکر ہو ثنا خوانی'' میں مسلمانوں کے زوال وانحطاط، اسلامی تہذیب ومعاشرت کی بجائے تہذیب فرنگ سے اثر پذیری پر خون کے آنسو بہائے ہیں۔ اس اعتبار سے بقول نعیم صدیقی یہ نعت آئینہ دارِ مصائب امت وفتنہ ہائے عالم بن گئی ہے۔ (طلع البدر علینا: ۲۳) اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں: